www.abdulhaq.info/articles/hinduism/

Paigham Sulh, 10 April 1923, p. 4 to 5

مسلمانانِ پلول کا عظیم الشان جلسہ

اور

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی اصلاحی تدابیر

منشی دوست محمد صاحب کے قلم سے

پلول میں ہندو مہاسبھا کے مسلمانوں کو شدھ کرنے کی کوششوں اور سوامی شردھانند صاحب کی ناکامی کا حال اس سے قبل ہدیہ ناظرین کرام ہو چکا ہے۔ اسی سلسلہ میں یہ امر خالی از دلچسپی نہیں۔ کہ مسلمانان پلول کو یہ تحریک کی کہ ایک جلسہ منعقد کرکے اس میں سوامی صاحب کی منافقانہ معاندانہ کارروائیوں کا پردہ چاک کیا جائے اور ان اعتراضات کا جواب دیا جائے۔ جو آریوں نے ناواقف مسلمانوں کے سامنے بیان کرکے انہیں اسلام سے برگشتہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور اپنے ہندو بھائیوں کو بتایا جائے۔ کہ آج جو آریہ سماج بعض حیلوں حوالوں سے انہیں اپنے ساتھ ملا کر مسلمانوں کا دشمن بنانا چاہتی ہے۔ تو یہ محض ان کی ایک چال ہے۔ آریہ سماج سناتن دھرمی ہندوؤں اور جینیوں کی نہ کبھی دوست ہوئی اور نہ ہوگی۔ سوامی دیانند صاحب نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں ہمارے جینی اور سناتن دھرمی بھائیوں اور ان کی مقدس کتابوں کو جن ناواجب اور ناشائستہ الفاظ سے یاد کیا ہے۔ وہ کسی شریف انسان کا کام نہیں۔ اسی مضمون کا ایک اشتہار بھی جلسہ سے پیشتر شائع کیا گیا۔ اور اس میں ستیارتھ پرکاش سے وہ تمام گالیاں نقل کی گئیں۔ جو جینی اور سناتنی حضرات کو سوامی صاحب نے دی ہیں۔ جسکا اثر قصبہ کے ہندو اصحاب پر عمدہ ہوا۔ اور انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ آریہ سماج کا موجودہ رویہ ایک فریب اور دھوکا بازی ہے۔ اور اسکا مقصد ہندوؤں کو مسلمانوں سے لڑانے کے سوائے اور کچھ نہیں۔

اس کے بعد ۳۱ مارچ اور یکم اپریل کو مسلمانان پلول کا مجوزہ عظیم الشان جلسہ زیر صدارت قاضی محمد یقین صاحب وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی منعقد ہوا۔ جس میں مسلمانوں کے علاوہ ہندوؤں کی ایک بہت بڑی تعداد رات کے ۱۲ بجے تک نہایت دلچسپی اور ذوق و شوق کیساتھ لیکچروں کو سنتی رہی۔

اول الذکر تاریخ کو تلاوت قرآن کریم اور نعت خوانی کے بعد سب سے پہلی تقریر مولانا آزاد صمدانی کی ہوئی جس میں انہوں نے ایک عہدنامہ کا جو سوامی شردھانند صاحب نے ان سے اپنے گذشتہ کانگریسی عہد میں کیا تھا تذکرہ کیا اور بتایا۔ کہ پلول میں آکر انہوں نے سوامی صاحب کو ایک چٹھی میں اس عہدنامہ کی یاد دلاتے ہوئے ان سے ملاقات کی درخواست کی لیکن ان کی چٹھی کو ہندو مہاسبھا نے سوامی صاحب تک نہ پہنچایا۔

مولوی صاحب موصوف کے بعد مسٹر دوست محمد صاحب نومسلم سابق پیارے لال جو لاہور کے ایک معزز ہندو گھرانے کے نونہال اور گروکل کانگڑی کے طالب علم اور سوامی شردھانند صاحب کے شاگرد رہ چکے ہیں۔ اور ایک ہی ہفتہ ہوا۔ لاہور کی مسجد احمدیہ میں مسلمان ہوئے تھے۔ کھڑے ہوئے۔ اور ایک مختصر سی تقریر میں اپنے قبول اسلام کی وجوہات بیان کیں۔ انہوں نے آریہ مذہب کے بعض نقائص کو جن کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کو کمزور اور ناطاقت ماننا پڑتا ہے۔ بیان کرتے ہوئے ان کا مقابلہ اسلام کی پاک تعلیم سے کیا جس نے اللہ تعالےٰ کو تمام صفات حمیدہ کا جامع قرار دیا ہے۔ یہ تقریر نہایت شوق اور دلچسپی کے ساتھ سنی گئی۔ اور اہل پلول پر اسکا گہرا اثر ہوا۔

ان کے بعد مولنا مولوی عبدالحق صاحب فاضل سنسکرت کھڑے ہوئے۔ اور مسلسل دو اڑھائی گھنٹہ ایک نہایت فاضلانہ تقریر کی انہوں نے فلسفیانہ انداز سے قرآن کریم کا مقابلہ دیگر کتب مقدسہ اناجیل اور ویدک دھرم سے کیا۔ اور اس کے علاوہ اناجیل اور ویدوں کا محرف و مبدل ہونا خود ان کی اندرونی شہادتوں سے ثابت کیا مولوی صاحب کا لیکچر اہل پلول کے لئے ازحد فائدہ اور دلچسپی کا موجب تھا۔ اور ان کا وید منتر سنسکرت زبان میں پڑھنا اہل ہنود کے لئے جنہوں نے وید کی کبھی شکل بھی نہیں دیکھی موجب حیرت۔ حاضرین نہیں چاہتے تھے۔ کہ لیکچر ختم ہو۔ لیکن رات زیادہ گذر چکی تھی اس لئے زیادہ دیر انہیں بٹھانا مناسب نہ سمجھا گیا۔ اور آخر میں مولنا

مولوی عصمت اللہ صاحب نے شروع کی تھی۔ کی حقیقت پر جو نہایت دلچسپ پیرایہ کرتے ہوئے ... کو دوسرے دن کے لئے ملتوی کیا گیا۔ التوائے جلسہ سے پیشتر آریہ صاحبان کو مولوی عبدالحق صاحب کی تقریر پر اعتراض کرنے کی اجازت دی گئی۔ لیکن کوئی بھی اعتراض کے لئے کھڑا نہ ہوا۔

دوسرے دن (یکم اپریل کو) جلسہ کی رونق پہلے سے بہت زیادہ تھی۔ سب سے پہلے مولوی ولایت حسین صاحب مفتی دہلوی نے ایک مختصر تقریر میں ان اعتراضات کا جواب دیا۔ جن کی اشاعت ہندی ٹریکٹوں اور اشتہارات کی شکل میں عام طور پر آریوں کی طرف سے کی گئی ہے۔ ان کے بعد خاکسار نے مسلمانوں کو اس ضروری اور اہم فرض کی طرف توجہ دلائی۔ جو قرآن کریم نے ان کے ذمہ عائد کیا ہے۔ یعنے اشاعت اسلام۔ اور مسلمانوں سے یہ التماس کیا کہ وہ اپنے دلوں سے یہ عہد کریں۔ کہ وہ اسلام کا پیغام اپنے ہندو بھائیوں اور دوستوں تک پہنچائیں گے۔ اور انہیں اسلام میں داخل کریں گے۔ کہ یہی ان کی کامیابی کا اصل راز اور شدھی کا صحیح جواب ہے۔

خاکسار کے بعد مولانا مولوی عبدالحق صاحب نے اپنی تقریر شروع کی۔ اور اپنے مخصوص فلسفیانہ انداز میں اسلام کا مقابلہ عیسائیت اور ویدک دھرم سے کیا۔ جس سے حاضرین کو بہت فائدہ حاصل ہوا۔ مولانا کے بعد جناب مولوی عصمت اللہ صاحب نے تناسخ پر ایک نہایت فصیح و بلیغ اور جامع و مانع تقریر فرمائی اور ثابت کیا۔ کہ آریہ مذہب کے اس اصول کو ماننے سے نجات اس لئے کہ گناہوں کا نتیجہ ہو۔ گناہوں کا ہونا انسانی زندگی اور قیام عالم کے لئے ضروری ٹھہرتا ہے۔ اگر گناہ نہ ہوں گے تو نہ بیل پیدا ہوں نہ کوئی اور چیز۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے اس اعتراض کا کہ سلاطین اسلام نے ہندوؤں کو بجبر مسلمان کیا نہایت خوبی کے ساتھ جواب دیا۔ اور یہ جو عام طور پر پھیلایا جاتا ہے۔ کہ اورنگ زیب نے گرو گوبند صاحب کے لڑکوں کو دیوار میں چنوا دیا تھا۔ اس کا ثبوت معتبر کتب تاریخ سے طلب کیا۔ بہت سے ہندو اصحاب اور آریہ صاحبان موجود تھے۔ اور انہیں تقاریر پر سوالات یا اعتراضات کرنے کی اجازت دی گئی۔ لیکن کسی کو آواز اٹھانے کی جرأت نہیں ہوئی۔

آخر میں اس امر کا اظہار بھی ضروری ہے۔ کہ ہماری ان ناچیز کوششوں میں پلول کے گرامی خاندان قاضیان نے جو ابتداء سے ہی خدمات اسلام میں نمایاں حصہ لیتے رہے ہیں۔ بہت بڑی امداد بہم پہنچائی جس کا شکریہ ادا نہیں ہوسکتا۔

ایسا ہی ہم سید یعقوب علی صاحب صدر خلافت کمیٹی اور مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب امام جامع مسجد کے بھی ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے ہمیں ہر طرح سے اس اہم کام میں امداد دی۔ اللہ تعالے ان تمام حضرات کو جزائے خیر دے۔ آمین

اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتا دینا ضروری ہے۔ کہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام نے تحصیل پلول اور ایسا ہی ضلع آگرہ کے دیہات میں مسلمانوں کی اصلاح اور ان کے بچوں کی تعلیم کے لئے مدارس کا قیام اور دیگر وسائل اختیار کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اور چند دن تک ایسے مدارس وغیرہ قائم ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ فی الحال خاص پلول کی مسجد قاضیان میں مولانا مولوی عصمت اللہ صاحب نے روزانہ درس قرآن کریم کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ جس میں قرآن کریم کی تفسیر اور حقائق و معارف کو بیان کرنے کے علاوہ آریوں کے اعتراضات کے جو انہوں نے قرآن کریم کی بعض آیات پر کئے ہیں۔ دندان شکن جواب دئے جاتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اہل پلول قرآن کریم کے سمجھنے میں نمایاں حصہ لینے لگے ہیں۔ اور نماز مغرب کے بعد درس سننے کے لئے بہت سے مسلمان جمع ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ مستورات میں بھی وعظ و نصیحت کا سلسلہ شروع کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ بات ہے۔ کہ مولانا مولوی عصمت اللہ صاحب نے پلول کے نوجوانوں کو اشاعت اسلام اور آریوں کے مقابلہ کے لئے تیار کرنے کے لئے ایک مذہبی کلب قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اور بعض نوجوانوں نے اس میں شرکت کے لئے اپنے نام بھی دیدئے ہیں۔ خدا نے چاہا تو مولوی صاحب موصوف کی ہمت و کوشش سے پلول کے نوجوان جلد ہی عند الضرورت مقابلہ مذاہب اور حفاظت و اشاعت اسلام کے لئے تیار ہوسکیں گے۔